فضائل توبہ واستغفار

جناب معین الدین صاحب حیدرآبادی

﴿انہ من یات ربہ مجر ما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا محیی﴾ (سورۃ طٰہٰ:۷۴)

''جو شخص مجرم ہو کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا سو اس کیلئے دوزخ ہے۔ اس میں نہ مرے گا نہ جئے گا۔''

اور آگے فرمایا:

﴿ومن یاتہ مومنا قد عمل الصلحت فاولئک لھم الدرجت العلی﴾ (طٰہٰ:۷۰)

''اور جو شخص رب کے پاس مومن ہو کر حاضر ہوگا' جس نے نیک کام بھی کئے ہوں' سوایسوں کیلئے بڑے اونچے درجے ہیں۔''

بندگی کا تقاضا تو یہی تھا کہ انسان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری واطاعت میں بسر ہو۔ زندگی کا ایک لمحہ بھی خدا کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ مگر انسان اپنی مرضیات پر چل کر اپنے آقا ومولیٰ کو ناراض کرتا ہے۔

جس وقت انسان اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا' اتنا مجبور وبے بس تھا کہ اپنے جسم پر بیٹھی ہوئی مکھیاں بھی نہیں اڑا سکتا تھا۔ مگر یہی انسان جوان ہو کر خدا کی زمین پر اکڑ کر چلتا ہے۔ یہ کتنی ہی دفعہ بیمار ہوا' اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا' جسم میں طاقت وتوانائی نہ رہی تھی۔ اس وقت ارحم الراحمین کے سامنے ہاتھ پھیلائے دعا کی۔ اس نے دعا قبول کی۔ صحت وتوانائی عطا کی' لیکن تندرست ہو کر پھر سرکشی کرنے لگا۔ اب اس کی کھیتی خشک ہو رہی تھی' پانی نہ ملنے کی وجہ سے مرجھا رہی تھی یہ بار بار آسمان کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس وقت کس نے آسمان سے پانی برسا کر کھیتی کو سرسبز کیا؟

اسی قادر مطلق نے جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ مگر یہ نادان معصیت سے باز نہیں آتا۔ اس انسان نے اپنے آقا کی ایک ایک دن میں بیسیوں نافرمانیاں کی ہیں۔ مگر وہ پالن ہار پھر بھی کھلاتا پلاتا ہے۔ اس کا مخاطب بھی انسان ہی ہے:

﴿الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ﴾ (لقمن:۲۰)

''کیا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہر اور باطنی پوری کر رکھی ہیں۔''

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند
تا نونانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمانبرداری

یعنی بادل' ہوا' چاند' سورج اور آسمان وزمین غرض ہر چیز تیری خاطر کام میں مشغول ہے۔ تاکہ تو اپنی حوائج ان کی ان کے ذریعہ سے پوری کرے اور عبرت کی نگاہ سے دیکھے کہ انسان کی خاطر اور اس کی ضرورت کیلئے یہ سب چیزیں کس قدر فرمانبردار ومطیع اور وقت پر کام کرنے والی ہیں۔

اتنے انعامات کے بعد انسان کو چاہئے تو یہ تھا کہ اپنے مالک کا سچا وفادار بن کر رہتا۔ وہ ایسے کاموں سے کوسوں دور بھاگتا' جن سے اس کا رب ناراض ہے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔

﴿کل بنی ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون﴾

''سب آدمی خطا دار ہیں' مگر خطا کاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترغیب وترہیب)

رب العالمین تو یہ اعلان کر رہا ہے:

﴿ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما﴾ (النساء:۱۱۰)

''اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے' پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا' بڑی رحمت والا پائے گا۔'' (سورۃ نساء)

خیر جو ہوا سو ہوا' اب نیا عزم ہو' نیا ارادہ ہو' سچی توبہ کی جائے۔ حدیث میں ایک واقعہ ملتا ہے' جو نہایت سبق آموز ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ یہ قصہ سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا' جو ہمیشہ دن رات برائیوں میں پھنسا رہتا تھا۔ کوئی سیاہ کاری ایسی نہ تھی جو اس سے چھوٹی ہو۔ نفس کی کوئی بری خواہش ایسی نہ تھی جسے اس نے پورا نہ کیا ہو۔ ایک مرتبہ ایک عورت کو ساٹھ دینار دے کر زنا کاری پر آمادہ کرتا ہے۔ جب تنہائی میں اپنے برے کام کے ارادہ پر مستعد ہوتا ہے تو وہ نیک بخت عورت بید لرزاں کی طرح کانپنے لگتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلیجہ بلیوں اچھلنے لگتا

ہے۔

کفل حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ آخر اس ڈر اور دہشت و وحشت کی وجہ کیا ہے......؟ پاک باطن شریف النفس اور باعصمت لڑکی اپنی لڑکھڑاتی زبان سے بھائی ہوئی آواز میں جواب دیتی ہے کہ مجھے خدا کے عذاب سے ڈر لگ رہا ہے۔ اس فعل بد کو ہمارے پیدا کرنے والے نے ہم پر حرام کر دیا ہے۔ یہ فعلِ شنیع ہمیں مالک ذوالجلال کے سامنے ذلیل ورسوا کر دے گا۔ واللہ میں نے کبھی بھی خدا کی نافرمانی پر جرات نہیں کی۔ ہائے حاجت اور فقر و فاقہ نے آج یہ روز بد دکھایا اور اپنے اچھوتے دامن پر دھبہ لگانے کیلئے تیار ہوگئی۔

اے کفل! مجھے خوفِ خداوندی پگھلائے جا رہا ہے اور میرا دل لرز رہا ہے۔ یہ ذرا سی دیر کا لطف ساری عمر رلائے گا اور عذابِ الٰہی کا لقمہ بنائے گا۔ اے کفل خدا سے ڈر اور اس بدکاری سے باز آ اور اپنی اور میری جان پر رحم کر۔ آخر خدا کو منہ دکھانا ہے۔

اس نیک اور عصمت مآب خاتون کے دل سے نکلے ہوئے ان جملوں نے کفل پر گہرا اثر ڈالا اور وہ اپنی سیاہ کاریوں کو یاد کر کے رونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پاکباز عورت تو محض ایک گناہ کے تصور سے اس قدر لرزاں و ترساں ہے ہائے میری تو ساری عمر ان ہی بدکاریوں اور سیاہ کرتوتوں میں گزری ہے۔ میں نے اپنے منہ کو کالا کرنے کے ساتھ نامہ اعمال کو بھی سیاہ کر لیا۔ خوفِ خدا کو کبھی پاس بھی پھٹکنے نہ دیا۔ تیری نسبت مجھے تو خدا سے بہت زیادہ ڈرنا چاہئے۔ نہ جانے میدان محشر میں میرا کیا حال ہوگا۔ اے نیک خاتون تو گواہ رہ میں آج سچے دل سے تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ رب کی ناراضگی کا کوئی کام نہ کروں گا۔ میں نے وہ رقم تمہیں اللہ واسطے دی اور اپنے ناپاک ارادہ سے ہمیشہ کیلئے باز آیا۔

اس کے بعد وہ بصد آہ وزاری جناب باری میں توبہ و استغفار کرتا ہے اور دامن پھیلا کر اپنے رب سے التجا کرتا ہے کہ بار الٰہ میری سرکشی سے درگزر فرما۔ مجھے اپنے دامنِ عفو میں چھپا لے۔ میرے گناہوں سے چشم پوشی فرما' مجھے اپنے عذاب سے آزاد کر۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اسی رات کفل کا انتقال ہوگیا۔ صبح کو لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کے دروازے پر قدرت کی طرف سے لکھا ہوا ہے:

﴿ان الله قد غفر للكفل﴾

''یعنی اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا۔''

لوگ اس پر تعجب کرتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت سے پردہ اٹھ جانے کے بعد یہ تعجب کافور ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قل يا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله﴾ (الزمر:۵۳)

''اے نبی کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جنہوں نے گناہوں کا ارتکاب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔''

اگر وہ سچے دل سے توبہ کر لیں تو اللہ کی رحمت کا دروازہ ان کیلئے بھی واگزار ہے اور اگر وہ اپنی بداعمالیوں پر اڑے رہے اور بدستور نافرمانی کرتے رہے تو پھر ناامیدی ہی ناامیدی ہے۔ گناہوں پر بندہ کی ندامت اور شرمندگی پر ہی اللہ کو پیار آتا ہے۔ نافرمانی کے بھی کچھ اسباب ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ عالمِ جوانی ہو یا مسئلہ سے ناواقفیت ہو' یا تربیت و ماحول غیر مناسب ہو' ایسی حالت میں اگر گناہ سرزد ہوتا ہے تو یہ گناہ اس گناہ سے ہلکا ہے جو بڑھاپے میں مسئلہ جانتے ہوئے کیا جائے۔ تاہم سچی توبہ سے یہ بھی معاف ہوسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیا جائے گا یا پھر والدین کی عزت مرتبہ اور مقام ایک نوکر کی طرح ہوگا' یا پھر یہ حالات ہونگے بیوی کے پاؤں میں پائل ہوگی اور ماں کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ بیوی پلنگ کے اوپر بیٹھی ہوگی اور ماں کو حکم دے گی کہ جھاڑو مار' برتن دھو' کپڑے دھو اور گھر کی صفائی کروائے گی۔

اس تعلیم یافتہ عورت کو جنرل مشرف نے سہولیات دے دی ہیں۔ جس سے بے حیائی کا اضافہ مزید ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں ہمارے ملک پاکستان میں ایک ریس کورس میں جنرل مشرف صاحب مہمان خصوصی تھے۔ حالت یہ تھی کہ تمام لڑکیوں نے نیکریں پہن کر گیم میں حصہ لیا۔ ٹانگیں ننگی تھیں۔ ہمارے ملک کے جنرل مشرف صاحب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ننگے بدن کو دیکھ رہے تھے۔ کسی اللہ والے کے دل سے یہ آواز نکلی کہ ہمارے ملک کے صدر اور ملک بھی اسلامی اور آزاد بھی اسلام کے نام پر ہوا تھا' لڑکیوں کو اس طرح گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں' کہنے والے نے کہا ہائے افسوس ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیاں رائیگاں چلی گئیں۔ اگر یہی حالت رہی اور ایسے ہی حکمران رہے تو وہ دن دور نہیں کہ ہمارے ملک بھی یہود و نصاریٰ کے قبضے میں ہوگا۔ کہنے والے کی یہ بات سن کر جنرل صاحب کو غصہ آ گیا اور دوسرے دن جنرل صاحب نے اخبار میں بیان دیا جو یقیناً آپ سب لوگوں نے پڑھا ہوگا۔

''جو لوگ نیکر میں لڑکیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے وہ لوگ اپنی آنکھیں بند کر لیا کریں۔''

محترم قارئین کرام! میں کچھ تفصیل لکھتے لکھتے دور نکل گیا دراصل ہمارے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہماری عورتیں آج مسجد میں آ جائیں تو یقیناً یہ تمام برائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نیکی کی طرف آئے تو پھر عورت کو مسجد کا راستہ دکھانا ہوگا۔ کیونکہ عورت کا مقام بہت بڑا ہے۔ عورت ماں ہے' اگر ماں ٹھیک ہے......تو اس کی اولاد ٹھیک ہوگی......اولاد ٹھیک ہوگی......تو یقیناً پورے کا پورا معاشرہ ٹھیک ہوگا۔ یہ دین اسلام کے خلاف سازش نہیں تو پھر کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین